احکام خمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احکام خمر

کتاب وسنت وفقہ کی روشنی میں

یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما البقرہ ۲۱۹

ترجمہ:۔ تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے

شان نزول

حضرت عمر بن الخطاب اور معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ حضور ہمیں خمر اور میسر کے بارے میں فتویٰ ارشاد فرمایئے اس لیے کہ یہ دونوں عقل کے زایل کرنے والے اور مال کے لے جانے والے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی بعض مفسرین نے یوں ارشاد فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو اہل مدینہ شراب پیتے تھے اور جوا کھیلتے تھے تو انہوں نے اس بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا تو بعض لوگوں نے شراب ترک کر دی اور بعض منافع للناس کی بنا پر استعمال کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کے ہاں ایک دعوت ہوئی اور اس میں شراب کا دور بھی چلا اسی اثنا میں نماز مغرب کا وقت ہوا حاضرین میں سے ایک صاحب نے امامت کا فریضہ سرانجام دیا اور سورہ قل یایھا الکفرون پڑھی

اور لا چھوڑ گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے (لا تقربو الصلوۃ وانتم سکاری) نازل فرمائی آیت کے نزول کے بعد صحابہ نے اوقات صلوۃ میں مسکرات کا استعمال بند کر دیا پھر ایک موقعہ پر غسان بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک دعوت کی جس میں دیگر مسلمانوں کے علاوہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو بھی مدعو کیا اس دعوت میں حضرت عتبان نے اونٹ کا سر بھون کر پیش کیا تمام مدعوین نے کھانا کھایا اور شراب پی یہاں تک کہ حالت نشہ میں ہو گئے پھر آپس میں ایک دوسرے پر فخر و مباہات کرنے لگے اور اشعار پڑھنے لگے حضرت سعد نے ایسے اشعار پڑھے جن میں انصار کی ہجو تھی اور اپنی قوم کی بڑائی بیان کی تو ایک انصاری نے اونٹ کے سر کی ہڈی (جبڑے) اٹھائے اور سعد کے سر پر دے مارے جس سے ان کا سر سخت زخمی ہو گیا حضرت سعد بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور انصار بھی حضرت سعد کی شکایت لے کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں آئے تو حضور علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا

اللھم بین لنار ایک فی الخمر بیانا شافیاً اس پر آیہ کریمہ انما الخمر و المیسر و الانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان الایۃ

نازل ہوئی اور خمر ہمیشہ کے لیے حرام قرار دے دی گئی یہ واقعہ غزوہ احزاب کے بعد وقوع میں آیا (روح المعانی)

بعض دیگر مفسرین نے فرمایا ہے کہ غزوہ احد کے بعد یہ واقعہ ہوا امام جصاص رازی صاحب احکام القرآن فرماتے ہیں کہ آیت یسئلونک عن الخمر والمیسر تحریم خمر کی مقتضی ہے اور اگر اس آیت کے سوا کوئی اور آیت تحریم خمر میں نازل نہ ہوتی تو یہی کافی تھی کیونکہ اس آیت میں اللہ تعالے نے خمر اور میسر کو اثم کبیر قرار دیا ہے

والاثم کلہ حرام　　اور تمام اثم حرام ہیں

لقولہ تعالیٰ قل انما حرم ربی الفواحش ماظہر منہا وما بطن والاثم

ترجمہ:- فرما دیجیے کہ میرے رب نے ظاہری و باطنی تمام بے حیائیوں اور اثم ہی کو حرام کیا ہے۔

اس آیت سے تحریم اثم ثابت ہوئی آیت بقرہ سے شراب کا نہ صرف اثم بلکہ اثم کبیر ہونا اور منافع للناس سے اباحت شرعی ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ ان منافع سے دنیاوی منافع مراد ہیں اور حرام میں بعض دنیاوی منافع کا ہونا اس کی اباحت اور حلت کی دلیل نہیں ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد فرمادیا کہ

اثمهما اکبر من نفعهما۔ ان دونوں کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے

یعنی عذاب اخروی نفع دنیوی سے بہت بڑا ہے صاحب روح المعانی فرماتے ہیں کہ یہ استدلال اس صورت میں صحیح ہو سکتا ہے جب کہ آیت انما حرم ربی الفواحش الخ کا نزول آیت سورہ بقرہ سے پہلے ہوا ہو اور اتقان سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ الاعراف سوا چند آیات کے مکی ہے اور سورۃ البقرہ مدنی ہے لہذا آیت انما حرم ربی الفواحش الخ کا نزول تو اس سے پہلے ہی ہے (واللہ اعلم)

(س) روایات صحیح سے ثابت ہے کہ سورہ بقرہ کی آیت کے نزول کے بعد بعض مسلمان شراب پیتے رہے اور بعض نے اس کو چھوڑ دیا اگر اس آیت یسئلونک عن الخمر والمیسر سے شراب اور جوا کی حرمت ثابت مانی جاتے تو شان صحابہ سے یہ امر بعید ہے کہ وہ نزول تحریم کے بعد بھی کھلم کھلا اس کا ارتکاب کرتے رہیں

(ج) علامہ جصاص رازی اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ

جائز ان یکونوا تاولوا فی قولہ (ومنافع للناس) جواز استباحۃ منافعها فان الاثم مقصور علی بعض الا حوال دون بعض فانما ذهبوا عن حکم هذه الایت بالتاویل۔

ترجمہ:- یعنی جائز ہے کہ انہوں نے (منافع للناس) کے پیش نظر شراب کے بعض منافع

(دنیوی) کے مباح ہونے کے جواز کی تاویل کی ہو (اور یہ سمجھے ہوں) کہ گناہ بعض احوال مقصور ہے سوائے بعض کے پس وہ تاویل کی وجہ سے اس آیت کے حکم پر عمل نہ کر سکے

علامہ جصاص کی رائے میں آیات خمر کے نزول کی ترتیب یوں ہوتی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا فرمائی

اللھم بین لنا فی الخمر

اے اللہ ہمارے لیے شراب کے بارے میں بیان فرما

تو (لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری حتی تعلموا ماتقولون) نازل ہوئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اللھم بین فی الخمر تو (قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما) نازل ہوئی پھر عرض کی اللھم بین لنا فی الخمر تو یہ آیت سورہ مائدہ نازل ہوئی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ (الایۃ)۔

پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

انتھینا انھا تذھب المال وتذھب العقل

ہم رک گئے اس لیے شراب اور جوا سے عقل اور مال چلے جاتے ہیں

بقول رازی آیت بقرہ اگرچہ تحریم پر دال تھی مگر چونکہ اس میں تاویل کی گنجائش تھی اس لیے مزید بیان کی درخواست کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت مائدہ سے اس کی قطعی تحریم نازل فرمادی

الخمر

قال الجمهور الاعظم من الفقهاء اسم الخمر فی الحقیقة یتناول التی المشتد

من ماء العنب۔ فقہاء سے جمہور اعظم (حنفیہ) نے کہا ہے کہ اسم خمر حقیقت میں انگور کے تیز کچے پانی کو متناول ہے۔

اور اہل مدینہ سے ایک فریق اور امام مالک اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ

ان کل ما اسکر کثیرہ من الاشربۃ فھو خمر

تمام وہ شرابیں جن کا کثیر مسکر ہے وہ خمر ہیں

اور امام اعظم کے نزدیک اجماع اہل لغت سے خمر کا اطلاق ماء العنب پر ہی ہوتا ہے یعنی جب کہ انگور کا کچا پانی جوش کھاتے اور تیز ہو جاتے اور جھاگ پھینکنے لگے اور باقی شرابیں جب حد مسکر کو پہنچ جائیں تو مجازاً بطور استعارہ ان پر خمر کا اطلاق ہوتا ہے امام اعظم کے نزدیک کل مسکر خمر میں مسکر کا حکم بیان ہوا ہے کہ ہر مسکر حکم خمر میں ہے نہ کہ بیان نعت اور تفصیل انشاء اللہ آگے چل کر آرہی ہے

المیسر

مصدر ہے جیسے موعد اور میسر قمار (جوا) ہے صاحب مظہری فرماتے ہیں کہ جوئے کو میسر اس لیے کہتے ہیں

لانہ اخذ مال الغیر بیسیر او سلب یسار الغیر

جوئے کو یا تو میسر اس لیے کہا جاتا ہے کہ جوئے کے ذریعے غیر کا مال آسانی سے ہاتھ آجاتا ہے یا اس لیے کہ دوسرے کا مال اس سے چھن جاتا ہے

قمار مقامرہ بمعنی مغالبہ سے ماخوذ ہے کیونکہ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے پر غالب آنا چاہتا ہے۔

قمار شرعاً

دو آدمیوں کا آپس میں شرط لگا کر جوا کھیلنا کہ دونوں میں جو غالب آجائے وہ مغلوب سے کوئی چیز مال وغیرہ لے گا ہر وہ کھیل جس میں دونوں طرف سے شرط لگائی جائے حرام ہے اور اگر ایک طرف سے ہو تو جائز ہے مگر لازم نہیں ہے یعنی اگر ایک دوسرے پر غالب آگیا تو جبرا یا قاضی کے ہاں دعویٰ کر کے شرط کی رقم نہیں لے سکتا ہے۔

مظہری اور تفسیرات احمدیہ وغیرہ میں ہے کہ:-

ان اللعب بالقمار ای لعب کان حرام بالاجماع

جوئے کی طرح شرط لگا کر جو کھیل بھی کھیلا جائے بالاجماع حرام ہے

اور شطرنج چوسر وغیرہ یہاں تک کہ تیروں سے شرط لگا کر کھیلنا اور اخروٹ اور گولیاں کھیلنا سب ممنوع اور ناجائز ہیں اور حکم میسر میں ہیں (واللہ اعلم)

۳:- یایها الذین امنوا لاتقربوا الصلوة وانتم سکاری حتی تعلموا ماتقولون۔

اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس مت جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو۔ (نساء پ۵ ع۶)

یہ آیت شریفہ بقول عامہ مفسرین تیسری آیت ہے جو شراب کے بارے میں نازل ہوئی اور بقول جصاص رازی دوسری کما مر انفا اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ اوقات نماز میں شراب پینا منع قرار دیا گیا شان نزول پہلے بیان ہو چکا ہے۔

۴:- یایها الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوه لعلکم تفلحون ۵ انما یرید الشیطن ان یوقع بینکم العداوة والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر الله وعن الصلوة فهل انتم منتهون ۵ (مائدہ پ۷ ع۱۲)

ترجمہ :- اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا شاید تم فلاح پاؤ شیطان بھی یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے۔ کیا تم باز آتے

حل لغات

خمر اور میسر کا مفہوم سورہ بقرہ کی آیت کے تحت قدرے بیان ہو چکا ہے والتفصیل سیاتی انشاء اللہ۔ اَنْصَاب جمع نَصَب کی ہے بمعنی بت کیونکہ بت پرست بتوں کو عبادت کے لیے کھڑا کرتے تھے اس لیے ان کو انصاب کہا گیا ہے سمیت بذالک لانہا تنصب وترفع للعبادۃ۔

اَزْلَام جمع زلم کی ہے۔ زلم کے معنی تیر ہیں کعبہ شریف کے خادموں نے سات تیر رکھے ہوتے تھے بعض پر لکھا تھا امرنی ربی میرے رب نے حکم دیا بعض پر لکھا تھا نہانی ربی میرے رب نے روکا بعض پر غفل وغیرہ لکھا تھا سفر وغیرہ کسی کام کا ارادہ کرتے تو ہبل کے پاس آتے اور صاحب قداح (تیروں والا) کو سو درم دے کر ان تیروں سے قرعہ ڈالتے تھے اگر اَمَرَنِی رَبِّی نکلتا تو کام پر چلے جاتے اور اگر نَہَانِی رَبِّی نکلتا تو نہ جاتے اور اگر غفل وغیرہ نکلتا تو دوبارہ قرعہ ڈالتے اس طرح استقسام کو بھی اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا سورہ مائدہ کی ابتداء میں محرمات کا بیان فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:-

اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ۔ اور تیروں سے قسمت طلب کرنا تم پر حرام کیا گیا ہے

اس آیۂ کریمہ میں حق سبحانہ وتعالیٰ نے تحریم خمر ومیسر کو کئی تاکیدوں کے ساتھ موکد کیا ہے

۱:- آیت کو انما سے شروع کیا ہے

۲۔ شراب اور جوئے کو بتوں اور جوئے کے تیروں کے ساتھ ملایا ہے

۳۔ ان کو رجس قرار دیا ہے

۴۔ انہیں عمل شیطان قرار دیا ہے

۵۔ شراب سے اجتناب کا امر فرمایا ہے

۶۔ اس سے بچنے کو فلاح کا دار ومدار ٹھہرایا اتنی تاکیدات کے باوجود پھر شراب اور جوئے کے دنیوی اور دینی مفاسد بیان فرماتے دنیوی مفاسد اور قبائح کو (انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر) میں بیان فرمایا ہے فی الخمر والمیسر میں فی سبب کے لیے ہے یعنی شراب اور جوئے کے سبب شیطان تمہارے مابین عداوت اور بغضاء ڈالتا ہے اور مفاسد دینیہ کو ویصد کم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ میں بیان فرمایا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے شیطان تم کو اللہ کے ذکر اور نماز سے روکتا ہے نماز اگرچہ ذکر اللہ میں داخل ہے لیکن نماز کی اہمیت شان کے لیے تخصیص بعد التعمیم کے طور پر ذکر کے بعد خصوصیت سے نماز کا ذکر کیا گیا اور نماز سے روکنا گویا دین وایمان سے روکنا ہے اس لیے کہ نماز دین کا ستون ہے اور سب سے آخر فھل انتم منتھون فرما کر گویا تمام عذروں کو ختم کر دیا کہ اتنی خرابیاں ہونے کے باوجود بھی تم اس نجس وناپاک چیز کا استعمال کرو گے؟ چنانچہ اس آیۃ کریمہ کے نزول پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

انتھینا یا ربّ اے میرے پروردگار ہم رک گئے

یہ وہی فاروق اعظم ہیں جن کے بارے میں پہلے مذکور ہو چکا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا فرمائی تھی کہ اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیاً اے اللہ ہمارے لیے شراب کے بارے میں بیان شافی نازل فرما۔

حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیۃ کریمہ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ

و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دیا ہے جس شخص کے پاس اس میں سے کچھ حصہ بھی ہو وہ نہ اسے پیے اور نہ فروخت کرے تمام مسلمانوں نے مدینہ کی گلیوں میں شراب انڈیل دی اور وہ پانی کی طرح بہنے لگی۔

حضرت ربیع سے مروی ہے کہ جب آیہ کریمہ نازل ہوئی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

ان ربکم یقدم فی تحریم الخمر — تمہارا رب تحریم خمر کے لیے مقدمہ بیان فرماتا ہے

پھر جب آیۂ نساء نازل ہوئی تو پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارا رب تحریم خمر کا مقدمہ بیان فرماتا ہے پھر جب آیۂ مائدہ نازل ہوئی تو اس آیت کے نزول پر شراب کو قطعی حرام قرار دیا گیا اور مسلمانوں نے اس ام الخبائث سے اس قدر شدید اجتناب کیا اور اس سے نفرت کا اظہار کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں

لو وقعت قطرة فی بئر فبنیت فی مکانها منارة لم اؤذن علیها ولو وقعت فی بحر ثم جف فبنیت فیه الکلاء لم ارعه دابتی.

یعنی اگر بالفرض شراب کا ایک قطرہ کنوئیں میں گر جائے اور اس جگہ پر ایک مینار تعمیر کیا جائے تو میں اس پر کھڑا ہو کر اذان نہیں کہوں گا اور اگر شراب کا ایک قطرہ دریا میں گر جائے اور وہ دریا خشک ہو جائے اور وہاں گھاس پیدا ہو تو میں اپنے چارپایوں کو گھاس نہیں چراؤں گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ کسی ساتھی سے فرمایا اگر میں شراب میں ایک انگلی بھی ڈالوں تو تو میرے پیچھے نہ لگنا وھذا ھو الایمان والتقی حقا (ھذہ خلاصة مافی روح المعانی تحت ایت البقرة والمائدہ)

اور ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے اس آیت سے تحریم خمر پر آٹھ دلائل پیش کیے

ہیں

۱۔ خمر رجس ہے اور ہر رجس حرام ہے

۲۔ [illegible] وما هو من عمله فهو حرام فالخمر حرام

۳۔ قوله تعالى فاجتنبوه [illegible]

ہے

۴۔ [illegible]

کیا جاتے وہ حرام ہے

۵۔ انما یرید الشیطن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر [illegible]

[illegible]

۶۔ ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ [illegible]

اور نماز سے روکتا ہے فهو حرام

۷۔ [illegible]

طرح دیتا ہے وہ حرام ہے

۸۔ شراب (خمر) [illegible]

[illegible]

[illegible]

شارب الخمر كعابد الوثن وشارب الخمر كعابد اللات والعزى مرقات ج ۷

ص ۱۹۳

الاحاديثُ المروِيَة فِي الخمرِ وَ المسكراتِ (خمر)

شراب اور دیگر مسکرات کے بارے میں احادیث

عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منها حرمها فی الآخرة رواہ الجماعة الا الترمذی احمد

[illegible]

[illegible]

محروم رہے گا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کبائر کا بھی حکم ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

او القی السمع وهو شهید

۱۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع وهو نبيذ العسل فقال كل شراب اسكر فهو حرام متفق عليه مشكوٰة

[illegible]

تک کہ اس میں تیزی پیدا ہو جائے۔

۲۔ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ومن شرب الخمر في الدنيا فمات وهو يدمنها لم يتب لم يشربها في الآخرة رواه مسلم مشكوٰة

[illegible]

گا۔

[illegible]

ہے۔ کمافی الصراح

۳۔ عن جابر [illegible]

[illegible]

وسلم او مسكر هو قال نعم قال كل مسكر حرام رواه مسلم

[illegible]

[illegible]

مسکر حرام ہے۔

[illegible]

خیال سے پلائے گا۔

[illegible]

کی اس کا نام نہر خبال ہے

بعض فوائد حدیثیہ :- [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بلیغ ہے چنانچہ مروی ہے کہ:-

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الصحابۃ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس سے مسلمانوں کو نفع حاصل ہوتا ہے

(فتح المبین ص [illegible])

خود قرآن کریم میں وارد ہے وواعدنا موسیٰ اربعین لیلۃ

[illegible]

[illegible]

[illegible] شخص چالیس سال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الاحکام انشاء اللہ تعالی)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جس کی مقدار ۱۶ رطل ہوتی تھی

وعن انس قال لقد حرمت الخمر حین حرمت و ما نجد خمر الا عناب الا

وعامة خمرنا البسر والتمر (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شراب جس وقت [illegible] اس وقت

کہ حرام قرار دی گئی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے [illegible]

فرمائی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

عام طور پر ہماری شراب بسر اور تمر ہوتی تھی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ [illegible]

وسلم عن الخمر [illegible]

(رواہ مسلم)

[illegible] حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے [illegible] صلی اللہ

علیہ وسلم سے شراب پینے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے

[illegible]

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے [illegible] شراب دوا نہیں بلکہ بیماری ہے

علامہ نووی نے فرمایا: فیہ تصریح بانہا لیست بدواء فیحرم التداوی بہا

یعنی اس میں صراحت [illegible] شراب دوا نہیں [illegible]

حرام ہے

[illegible]

[illegible] شراب کا [illegible] حرام ہے [illegible]

وسیاتی بیانہ انشاء اللہ تعالیٰ

عن ابی هریرة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] الخمر من [illegible]

[illegible] النخلة والعنبة رواه مسلم مشکوة

[illegible]

[illegible]

انگور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الخمر ما خامر العقل۔ (رواه البخاری)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس کا ازالہ کرے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عن ام سلمہ۔ قالت نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر

ومفتر (رواہ ابوداود)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکر اور مفتر سے منع فرمایا۔

[illegible]

عن ابی موسی الاشعری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثة لا یدخلون الجنة مدمن الخمر وقاطع الرحم ومصدق بالسحر (رواہ احمد)

[illegible]

قال حرمت الخمر بعینها قلیلها وکثیرها والسکر من کل شراب وفی لفظ وما اسکر من کل شراب (رواہ النسائی)

[illegible]

[illegible]

کیا اس کو نسائی نے بطرق عدیدة۔

[illegible]

الامتہ

احکام فقہیہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

احکام خمر:-

[illegible]

۲ ـ طلا

[illegible]

اللہ عنہ نے فرمایا۔

ما اشبه هذا بالطلاء المعصفر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بخلاف الخمر۔

[illegible]

[illegible]

اشربہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تہائی باقی رہ جاتے ہدایہ میں ہے

وعصير العنب اذا طبخ حتى ذهب ثلثاه وبقي ثلثه حلال وان اشتد وهذا عند ابي حنيفة وابي يوسف وقال محمد ومالك والشافعي حرام وهذا الخلاف فيما اذا قصد به التقوي اما اذا قصد به التلهي لا يحل بالاتفاق

[illegible]

[illegible]

اجماعاالنتهی

صورت پر حق فتویٰ دیا جاتا ہے۔ اختلاف صرف اس صورت میں ہے کہ شہد، انجیر، گیہوں وغیرہ کے نبیذ جب صورت پر قوت حاصل کرنے کے لیے استعمال کیے جائیں اور جب مقصد لہو و لعب یا نشہ ہو تو یہ سب شرابیں حرام ہیں

۲۔ علامہ امام ابن عابدین معروف بالشامی فرماتے ہیں

وبه يفتى ان قول محمد وهو قول الائمة الثلاثة لقوله عليه السلام كل مسكر خمر وكل مسكر حرام رواه مسلم وقوله عليه السلام ما اسكر كثيره فقليله حرام رواه احمد وابن ماجه والدار قطني وصححه وقاله عمر كصاحب الملتقى والمواهب والكفاية والنهاية والمعراج وشرح المجمع وشرح درر البحار والقهستاني والعيني حيث قالوا الفتوى في زماننا على قول محمد لغلبة الفساد۔

[illegible]

ج ۵

فقل حرام وبه يفتى وان لم يكفر مستحلها كما مر (در المختار) وفي شرح كنز للعيني در المنتقى ص ۵۷۲ ج ۲ مجمع الانہر ص ۵۷۳ ج ۲

[illegible]

جائے گا جیسا کہ پیچھے گذرا۔

[illegible]

[illegible]

کما حققناہ فی فتاوانا

[illegible]

نجاستہ غلیظتہ کالبول

[illegible]

ہے اور نجس نجاست غلیظہ ہے جیسے پیشاب۔

[illegible]

[illegible]

رضویہ ج ۲ ص ۱۰۴

علامہ شامی ج ۱ ص ۲۵۵ میں فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

وهوالمحرر

[illegible]

شہ ... کو فتویٰ دیا ہے وہ ... ہیں

اس کے بعد علامہ آلوسی اپنی رائے بیان کرتے ہیں

[illegible]

نے فرمایا:

[illegible]

بہت ہی کم رہ جائیں گے

مولانا عبدالحئی لکھنوی اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

فائدہ

[illegible]

چنانچہ در مختار میں ہے

[illegible]

اس پر علامہ شامی فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

علامہ ابن نجیم بحث فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لان الیقین لا یزول بالشک

کیونکہ یقین شک سے زایل نہیں ہوتا

هذاماظهرلی والله اعلم

شراب کے علاوہ دیگر نشہ آور اشیا کا حکم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حرج نہیں (در مختار)

[illegible]

جا تفل کو کہتے ہیں)

[illegible]

ہو گا پھر ناجائز کیوں؟

[illegible]

اور ایسانہ کیا تو گنہگار و فاسق ہے (شامی)

[illegible]

[illegible]

حد شراب

[illegible]

(۱)۔ اسکار: نشہ لانا .... [illegible]

نبیذ مابہ یفتی) در مختار ص ۲۲۵

[illegible]

اور بو تھی (در مختار ص ۲۲۶)

[illegible]

بیع ہو گئی (در مختار)

[illegible]

فائدہ ضروریہ

[illegible]

اذا عموا او فسقوا [illegible] رواہ البخاری

مشکوٰۃ مع المرقات ص ۱۷۶ ۔ ۷ [illegible] رضی اللہ عنہما [illegible]

[illegible] علیہ السلام کے زمانے [illegible] ہیں ۔

[illegible]

حضرت عمر کی ابتدائی اور خلافت میں [illegible]

[illegible] حضرت عمر [illegible]

[illegible]

[illegible] ان عمر ابن الخطاب استشار فی الخمر [illegible] علی

ابن ابی طالب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وقال صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین من

بعدی وھذا [illegible] وھذا [illegible]

[illegible] والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سیدنا [illegible]

وعلی آلہ واصحابہ وتابعیہم فی کل حین وآن

فقیر ابو [illegible] غلام [illegible]

اشرف المدارس اوکاڑا پاکستان

[illegible]

[illegible]

اقول وباللہ التوفیق

[illegible]

[illegible]

[illegible] جو فرق واقع ہوتا ہے

صورت اولی

[illegible] كما حققنا ذلك فى المقدمة الثامنة والتاسعة بخلاف

صورت ثانیہ

[illegible]

[illegible]

کرجاتے گاوھومانع کماذکرنا

بالجملہ

[illegible] والحمد لله رب العلمین

الشروع فی الجواب بتوفیق الوہاب

[illegible]

[illegible]

کرے گا

لان التحري [illegible] الحديث

[illegible]

فان شهدوه فشككوا بسبب [illegible] فكيف بالظنون

[illegible]

احتراز بہتر ورنہ اجازت

فی صلاۃ ردالمحتار [illegible] ولا يقلد مثله لان المجتهد لا يقلد مجتهدا [illegible]

[illegible] فان العدالة بل والاسلام ايضا لا يشترط في التحري عند الجمهور خلافا للامام فخر الاسلام على ما اشتهر مع ان كلامه قدس سره ايضا غير نص في الاشتراط كما افاده بحر العلوم في الفواتح واستو

[illegible]

عندالتحقیق تواتر کی بو نہیں

[illegible]

[illegible] اما خبر التواتر من الناس [illegible]

مصنوع لاستناد الكل فيه الى الظن والتوهم والتعصب واستفادة [illegible]

بعضهم بعضا بحيث لو سألت كل واحد منهم عن رؤية ذالك ومعاينته

[illegible]

و لم يعلم دواء آخر و في الخانية في معنى قوله عليه الصلاة والسلام ان الله لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم انما يرد [illegible] البخاري ان ما فيه شفاء لا [illegible] قال العيني يعتمدان في الضرورة و كذا اختاره صاحب الهداية في التجنيس اهـ من البحر و افاد سيدى

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... الخمور فهي حرام ونجس ... [illegible]

... الجهلت المسمى بالعلم ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... لا تجري على عقل وذلك لا ... [illegible] ... في الاصل

[illegible]

[illegible]

مقدمہ ۱)۔

[illegible] رو سر کو نجس و حرام کہہ دینا صحیح نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... الوحوش ... [illegible]

[illegible] ... فلا نحكم بنجاسته بالشک ... [illegible]

ذلک الماء القلیل ونحو ذلک من القرائن الدالة علی ان الوحوش شربت

منه والا فلا نجاسة بالشک اھ

قلت وقد سئل ... [illegible] ... اقدام الوحوش عند الماء القلیل لا یتوضؤ به ... [illegible]

... وغلب علی ... منها تنجس والا لا ... [illegible]

... [illegible] ... الوحوش ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اللہ تعالے علی صاحبہ وبارک وسلم آمین

علامہ بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں:-

(۲)

علامہ ابن عابدین شامی حنفی لکھتے ہیں:

[illegible]

تفصیل کو لکھنے کے بعد اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

[illegible]

طلاق دے دی تو وہ طلاق واقع نہیں ہوگی۔ (۱)

علامہ دردیر مالکی لکھتے ہیں:

[illegible]

[illegible]

عثمانیہ فیصل آباد

[illegible]

دارالمعارف مصر، ۱۳۸۲ھ

[illegible]

[illegible]

اور حرام ہے ؛ دوسری چیز طاہر اور حرام ہے۔(1)

[illegible]

علامہ شربینی شافعی لکھتے ہیں

[illegible]

[illegible]

دار المعارف مصر، ۱۳۸۴ھ

[illegible]

مطبوعہ دار الفکر بیروت

[illegible]

[illegible] شرف الدین [illegible] لکھتے ہیں

[illegible] والنبات الذی یسکر ولیس فیہ شدۃ مطربۃ یحرم اکلہ ولا حد [illegible] ویجوز استعمالہ فی الدواء وان افضی الی السکر ما لم یکن [illegible] وما یسکر مع غیرہ ولا یسکر بنفسہ ان لم ینتفع بہ فی الدواء

حل التداوی بہ واللہ اعلم۔ (۱)

[illegible]

کسی دوا میں فائدہ حاصل کیا جائے تو جائز ہے۔

[illegible] نووی نے علامہ [illegible] کی یہ عبارت روضۃ الطالبین میں بھی نقل کی ہے۔ (۲)

[illegible]

[illegible] حرام است (۳)

[illegible]

بیروت، ۱۴۰۵ھ

[illegible]

[illegible]

کی تقلیل مقدار کیسے جائز ہوگی؟

[illegible]

شیخ ابن تیمیہ حنبلی لکھتے ہیں:

[illegible]

بینک دوسری قسم سے ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (۲)

[illegible]

ہیں۔

[illegible]

لیکن یہ صحیح نہیں ہے (۳)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الجمعیۃ الخیریہ ۱۳۰۶ھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہے خواہ اس میں لذت نہ ہو۔ (1)

شیخ ابن تیمیہ حنبلی لکھتے ہیں:-

[illegible]

مجید میں ہے۔

[illegible]

[illegible]

---

(1) [illegible] دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

اور مرتد ہے (۱)

[illegible]

کام کرتا رہا۔

[illegible]

ہندوستان سے تعلق ہوا۔ (۲)

[illegible]

دوق خریہ

(۲)۔ اردو دائرۃ المعارف الاسلامیہ ج ۳ ص ۲۰۲، مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۷ھ

[illegible] لکھتے ہیں:

[illegible]

کھانا یا پینا حرام ہے۔

امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں:

[illegible]

[illegible] علاؤ الدین الحصکفی حنفی لکھتے ہیں:

[illegible]

[illegible] عثمانیہ استنبول ۱۳۲۷ھ

[illegible] ۲۰۵

[illegible] مسند احمد ج ۶ ص ۲۰۹ مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت ۱۳۹۸

[illegible]

ابن عابدین شامی حنفی لکھتے ہیں

[illegible]

[illegible]

Spirit) کہتے ہیں۔ (۱)

[illegible]

...ن کا استعمال بھی جائز ہے۔

...ہل کی قلیل مقدار کے جواز کا مسئلہ اور [illegible] پرفیوم وغیرہ کے جواز کا بیان

[illegible]

[illegible] استعمال جائز ہے

[illegible] مرغینانی لکھتے ہیں

[illegible]

الخلاف فيما إذا قصد به التقوي [illegible]

محمد مثل قولهما وعنه أنه كره ذلك وعنه أنه توقف فيه لهم في إثبات

الحرمة قوله عليه السلام كل مسكر خمر وقوله عليه السلام ما أسكر كثيره

فقليله حرام ويروى عنه عليه السلام ما أسكر الجرة منه فالجرعة منه

حرام ولأن المسكر يفسد العقل فيكون حراما قليله وكثيره كالخمر ولهما

قوله عليه السلام حرمت الخمر لعينها ويروى بعينها قليلها وكثيرها

والسكر من كل شراب خص السكر بالتحريم في غير الخمر إذ العطف للمغايرة

لأن المفسد هو القدح المسكر وهو حرام عندنا وإنما يحرم القليل منه لأنه

يدعو لرقته ولطافته إلى الكثير فأعطي حكمه والمثلث لغلظه لا يدعو وهو

مقدار حرام ہوگی،

لیے انھی کی ترجیح کا اعتبار ہو گا۔

[illegible]

ماخوذ از شرح مسلم کتاب الاشربہ

مفتی اعظم حضرت مولانا محمد مظہر اللہ امام مسجد جامعہ فتح پوری دہلی کی ان مسائل میں آراء عالیہ

[illegible]

ہیں، ملاحظہ ہوں

[illegible]

خیال ملحوظ ہے۔

[illegible]

ہے؟

۔ کیا اس کی روزی طیب ہے یا نہیں؟

[illegible]

مستفتی

محمد اسمعیل۔ کولو ٹولہ اسٹریٹ نمبر ۷۷ کلکتہ

[illegible]

ہے۔ مگر حضرت کا جواب قلمی ہے۔

الجواب وھو الموفق للصواب

[illegible]

التنویر

[illegible]

کثیر مقدار میں حرام ہیں۔ قلیل مقدار بھی ان کی حرام ہے لیکن ان کا حکم خمر کے حکم سے کم ہے چنانچہ ان کی حرمت کا منکر کافر نہیں کہا جاتا اور ان کی نجاست میں بھی اختلاف ہے بعض روایات سے غلیظہ ثابت ہوتی ہیں بعض سے خفیفہ پھر اگر ان کو تھوڑا جوش بھی دے لیا جائے تو بغرض صالح ان کا پینا حلال ہے اور اس مقدار تک کہ جو نشہ نہ کرے چناں چہ عالم گیری میں ہے:-

اما ماهو حرام عندعامة العلماء فهوالباذق ولمنصف و نقيع الزبيب والتمر من غير طبخ والسكر فانه يحرم شرب قليلها و كثير ها-انتهى

اور تنویر الابصار میں ہے:-

وحرمتها دون حرمت الخمر فلايكفر مستحلها-انتهى

اور در مختار میں ہے:-

نبيذ التمر والزبيب ان طبخ ادنى طبخة يحل شربه وان اشتد واهذا اذاشرب منه بلا لهوو طرب فلوشرب للهو وطرب فقليله و كثيره حرام - انتهى مافيه

رہی وہ شرابیں جو شہد اور انجیر اور گیہوں اور جو وغیرہ سے بنائی جاتی ہیں سو ان کا حکم یہ ہے کہ اگر کسی غرض صالح کے لئے اس کا استعمال کیا جائے تو اس مقدار میں کہ جس میں وہ نشہ نہ لائے استعمال کی جا سکتی ہے اگرچہ اس کو جوش نہ دیا گیا ہو چناں چہ ہدایہ و عالمگیری و در مختار وغیرہ میں ہے۔

واللفظ للدر نبيذالعسل والتين والبر والشعير والذرة يحل سواء طبخ اوبلالهوو طرب-انتهى

ان اشربہ کی حالت بر مذہب شیخین ہے بلکہ امام محمدؒ سے اصح روایت شیخین کے موافق ہے۔ كماصرح بها فى العالمگيريه وفتح القدير وغيرهما۔ لیکن ان سے ایک

روایت یہ بھی ہے کہ ان اشربہ کا استعمال بھی قلیل وکثیر سب حرام ہے اور چوں کہ فساق نہ ان اشربہ کا استعمال کثرت سے شروع کر دیا تھا اور ان کا منشا اس سے سکر حاصل کرنا تھا لہذا علما۔ نے امام محمدؒ کے قول پر فتوی بھی دیا چناں چہ در مختار میں ہے:-

وحرمها محمد ای الاشربة المتخذة من العسل والتین ونحو هماقاله المصنف مطلقاً قلیلها وکثیرها وبه یفتی ذکره الذیلعی وغیره-انتهی

اور عینی وغیرہ میں فرمایا:-

الفتوی فی زماننا بقول محمد لغلبة الفساد-انتهی

پس اگرچہ اس میں اختلاف ہے۔ لیکن جب مذہب شیخین اس کی حلت پر ہے اور امام محمد سے بھی اصح روایت یہی ہے اور فتویٰ علما۔ کی علة لغلبة الفساد بھی یہی بتلاتی ہے کہ ان کو صرف اس فسق کا سدباب منظور ہے تو ایسی صورت میں اشد ضرورت کے وقت ان اشربہ کا اس مقدار میں جو مسکر نہیں اگر (بطور) دوا۔ استعمال کیا جائے تو اس میں گنجائش نظر آتی ہے اور کوئی مضائقہ معلوم نہیں ہوتا۔ یہ بحث تو اشربہ کی حلت و حرمت میں تھی اب رہا حکم بیع سو سوائے خمر کے ہر قسم کی شراب کی بیع جائز ہے چناں چہ در مختار وہدایہ وفتح القدیر وعینی وعالمگیری میں ہے:-

واللفظ للشامی وصح بیع غیر الخمرای عنده خلافالهمافی البیع والضمان لکن الفتوی علی قوله فی البیع-انتهی مافیه

اب جب اشربہ کی مجملا اقسام اور ان کے احکام معلوم ہو گئے تو اب اپنے سوالوں کے جواب لیجئے۔

(۱)۔ اگر اسپرٹ خمر سے تیار ہوتی ہے جیسا کہ سوال میں ظاہر کیا گیا ہے تو یہ مطلقاً حرام ہے اس سے کسی قسم کا انتفاع جائز نہیں مگر بوقت اضطرار کہ وہ بنص الا ما اضطررتم الیہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے پس اس کی بیع بھی جائز نہیں اور اس کا بذریعہ بھبکے کے مقطر کرنا

اس کی حرمت کو زائل نہیں کرتا ہدایہ شریف میں ہے والتاسع ان الطبخ لایوثر فیھالانہ للمنع من ثبوت الحرمت لالرفعھابعدثبوتھاانتھی۔

لیکن ہم نے جہاں تک ڈاکٹروں کی زبانی سنا یہی معلوم ہوا کہ یہ اس شراب سے نہیں بنائی جاتی جس کو شرعاً خمر کہا جاتا ہے بلکہ یہ ایسی شراب کا جوہر ہے جو گنے وغیرہ سے بنائی گئی ہے پس اگر یہ صحیح ہے تو اس کا استعمال بغرض صحیح (اس مقدار میں جو مسکر نہیں ہے) حرام نہیں اور اس کی بیع و شرا بھی جائز ہے یہی حکم اس تقدیر پر ہے جب کہ باذق یا منصف یا نقیع زبیب و تمر سے بنائی گئی ہو اس لئے کہ اس میں جوش دے دیا گیا ہے لہذا عامہ علماء کے نزدیک اس کا قلیل مطلقاً حرام نہیں کما صرحت من قبل اور اگر اس میں شک ہے کہ یہ شراب سے بنائی گئی ہے یا نہیں یا یہ تو معلوم ہے کہ شراب سے بنی ہے لیکن یہ نہیں معلوم کہ کونسی شراب سے بنی ہے تب بھی یہی حکم ہے لقولہ علیہ السلام:

اذا کان احد کم فی الصلوۃ فوجد حرکۃ فی دبرہ احدث اولم یحدث واشکل فلاینصرف حتی یسمع صوتاً او یجد ریحا۔ رواہ ابوداود وقال الفقھاء ان الیقین لایزول باالشک والاصل فی الاشیاء الحل والطھارۃ۔ فقط

(۲)۔ جن صورتوں میں اس کی بیع جائز ہے ان ہی صورتوں میں اس کی خرید بھی جائز ہے۔ فقط

(۳)۔ اگر اسپرٹ علاوہ خمر کے کسی دوسری شراب سے بنائی گئی جیسا کہ بعض ڈاکٹروں کا بیان ہے تو اس کی خرید وفروخت جائز لیکن مکروہ ہے۔ قال الشامی

ثم ان بیع غیر الخمر وان صح لکنہ یکرہ کمافی الغایۃ

پس اس کا ترک اولیٰ ہے۔ فقط

(۴)۔ جب ادویہ میں اسپرٹ شامل ہے تو جو حکم اسپرٹ کا ہے وہی ان ادویات کا بھی

ہے پس اگر اسپرٹ یقیناً خمر سے تیار ہوتی ہے تو دیکھا جائے کہ اس سے شفا کا صرف احتمال ہی ہے یا ظن غالب اگر صرف احتمال ہے تو جائز نہیں اور اگر ظن غالب ہے تو اگر دوسری جائز دوا اس مرض کے لئے پائی جاتی ہے تب بھی ناجائز ہے ورنہ اختلاف ہے

درمختار میں ہے:-

اختلف فی التداوی بالمحرم وظاہر المذہب المنع کمافی رضاع البحر لکن نقل المصنف ثمہ وھنا عن الحاوی وقیل یرخص اذاعلم فیہ الشفاء ولم یعلم دواء اخر کمارخص الخمر للعطشان وعلیہ الفتوی -

پس اس صورت میں اگر اس کا بطور دوا استعمال کیا جائے تو گنجائش ہے لیکن اولیٰ یہی ہے کہ اس سے بچا جائے اور اگر اس کی ساخت بطریق تقطیر سوائے شراب کے دوسری اشربہ سے ہے تب بھی بہتر تو یہی ہے کہ اس سے احتراز کیا جائے۔ لقولہ علیہ السلام

دع ما یریبک الی مالا یریبک او کما قال

پس اگر زیادہ ضرورت دیکھی جائے تو اس کے استعمال میں بھی گنجائش ہے للاختلاف ولعموم البلوی۔ چناں چہ علامہ شامی نے احکام افیون کے بارے میں فرمایا:-

الحاصل ان استعمال الکثیر المسکر منہ حرام مطلقا و اما القلیل فان کان للھو حرم وان کان للتداوی فلا۔ انتہی

لیکن یہ حکم جب ہے کہ قلیل استعمال کیا جائے ورنہ قدر مسکر بجز اضطرار کے بطور دوا۔ بھی جائز نہیں۔ کما قالہ العلامۃ الشامی - فقط واللہ تعالی اعلم بالصواب

حررہ، محمد مظہر اللہ غفرلہ ولوالدیہ

امام مسجد فتحپوری، دہلی

(نوٹ) یہ فتویٰ تقریباً نصف صدی قبل تحریر فرمایا تھا۔